ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

عبدالقدوس حسن راشد

لیکچرر و صدر شعبہ اردو گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی حیدرآباد

ڈاکٹر شفیق احمد شاہانی

اسسٹنٹ پروفیسر و صدر شعبہ سندھی گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی حیدرآباد

قمرؔ جودھ پوری تحریکِ پاکستان کے ایک گمنام شاعر

Abdul Qudoos Hassan Rashid
Lecturer and Incharge chairman Urdu department GC University Hyderabad.
Dr.Shafique Ahmed Shahani
Assistant pro and Incharge chairman Sindhi department GC University Hyderabad.

***Corresponding Author:** abdul.qudoos@gcuh.edu.pk

Qamar Jodhpuri an Unidentified Poet of the Pakistan Movement

ABSTRACT
Qamar Jodhpuri is one of those prominent personalities of Hyderabad Sindh who took an active part in Pakistan movement. He was vigorously involved in settlement of refugees and social work was the member of Basic Democracy (BD) as well as an active participant in literary activities. Moreover, one of the best aspects of his personality was that he was associated with literature and poetry but regrettably he has no noticeable place as a poet like other local poets in the literary history of Hyderabad. After formation of Pakistan he is such a link whose discovery can bridge the gap of the city in literary history.

Key Words: *Qamar Jodhpuri, Hyderabad, Sindh, Pakistan Movement.*

حیدرآباد سندھ میں اردو کے متعدد شعرا و ادبا گزرے ہیں شعرائے حیدرآباد پر مشتمل اب تک ۱۹ چھوٹے بڑے تذکرے گزرے ہیں ان تذکروں میں چند شعرا کا تذکرہ نہیں ہے قیام پاکستان کے بعد حیدرآباد سندھ میں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36

اردو کا عہد زریں شروع ہوتا ہے اس عہد کے چند نامی گرامی شعرا تذکروں سے محروم ہیں انھی شعرا میں ایک قمؔر جودھپوری ہیں جودھپوری کی نسبت سے حیدرآباد سندھ میں دو شاعر گزرے ہیں ایک قمؔر جودھپوری اور دوسرے رونقؔ جودھپوری ہیں دونوں میں شہر کی نسبت مشترک ہے اول الذکر تذکرے سے محروم ہے۔ قمر جودھ پوری کا تذکرہ حیدرآباد سندھ کے تذکرے میں سرے سے موجود ہی نہیں ہے البتہ شرف الدین یکتا جودھپوری کے تذکرہ "بہار سخن" میں مختصر تعارف اور نمونہ کلام موجود ہے یہ تذکرہ جودھ پور کے قدیم وجدید شعرا پر مشتمل ہے۔ (۱)

تذکروں سے باہر قمر جودھپوری کا تعارف شاعرانہ حیثیت کے بغیر موجود ہے ان میں بطور بی ڈی ممبر ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک بلدیہ اعلیٰ حیدرآباد نے ایک دس سالہ جائزہ رپورٹ کا اجرا کیا جس میں قمر جودھپوری کا نام بھی شامل ہے۔ ۱۹۹۷ء میں دیالداس کلب حیدرآباد میں کل پاکستان گولڈن جوبلی مشاعرہ ہوا اس موقع پر ایک یادگاری مجلہ "کل پاکستان گولڈن جوبلی مشاعرہ" کے عنوان سے جاری کیا گیا اس مجلے میں پروفیسر حمید الدین شیخ نے حیدرآباد کے نمایاں شعرا میں قمر جودھپوری کا ذکر کیا ہے (۲) یام پاکستان کے ابتدائی ایام میں حیدرآباد کے شعر منظر نامے میں قمر جودھپوری کی ایک اہم کڑی ہے اس کڑی کی گمشدگی ایک خلا محسوس ہوتی ہے اس کی اسی اہمیت کے سبب راقم نے تلاش وبسیار کے بعد مواد اکٹھا کر کے ترتیب دیا ہے آج اس مواد کی جو اہمیت ہے مستقل میں دوچند ہو گی۔

سوانحی حالات

تحریک پاکستان کے ایک اہم کارکن، تحریک پاکستان کے شاعر عبد الغفار المعروف قمؔر جودھپوری جودھ پور کے ایک قریشی خاندان میں ۱۹۱۰ء کو پیدا ہوئے، تمام تر مکتبی تعلیم آبائی شہر سے حاصل کی، تعلیم میٹرک سے زیادہ نہ تھی، ناظرہ قرآن پاک خواندہ تھے اور دینی علوم پر اس قدر دسترس تھی کہ بقول خود: "دینی علوم میں اس قدر دسترس ہے کہ کسی بھی مولوی یا عالم سے موازنہ کر لو، بس میری داڑھی نہیں ہے۔" نوجوانی سے کل ہند مسلم لیگ سے وابستہ ہوئے آبائی شہر جودھ پور میں مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے سیاسی جدوجہد کی اور قیام پاکستان کے لیے مسلمانوں میں جذبۂ حریت پیدا کرنے لگے پرجوش تقریروں اور عسکری تربیت کی جانب مائل کرنے پر انگریز حکومت نے پہلے جے پور، پھر اودھے پور شہر بدر کیا اور آخر کار اپریل ۱۹۴۰ء کو صوبہ بدر کر کے سندھ کی سرحد پر دھکیل دیا، اپنے بڑے بھانجے عبد المجید کے ہمراہ مستقل حیدرآباد چلے آئے، حیدرآباد میں سلاوٹ پاڑے کی سلاوٹ مسجد والی گلی میں مارکیٹ ٹاور کی جانب نکڑ پر رہائش اختیار کی بعد ازاں سرفراز کالونی میں سکونت پذیر

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہوئے، حیدرآباد آمد کے بعد مسلم لیگ کے سالار نیشنل گارڈ کی حیثیت سے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لینے لگے، قیام پاکستان کے نتیجے میں ہونے والی ہجرت میں قاضی برادران کے ہمراہ مہاجرین کی آبادکاری وبحالی میں جت گئے، آل مارواڑ مسلم لیگ کے اولین چیف آرگنائزر رہے۔پاکستان مسلم لیگ وارڈ اے سرفراز کالونی کے جنرل سیکریٹری مقرر ہوئے، جنرل ایوب خان کے مارشل لا کی حمایت کی، بنیادی جمہوریت کے لیے انتخابات میں حصہ لیا اور دو دفعہ بی ڈی ممبر منتخب ہوئے۔۱۹۷۳ء میں آئین پاکستان کے نفاذ کی خوشی میں پی پی میں شمولیت اختیار کی۔

قمرؔ جودھپوری نے دو شادیاں کی تھیں، پہلی شادی جودھپور میں ۱۵ برس کی عمر میں ہوئی، دوسری شادی ۱۹۴۸ء یا ۱۹۴۹ء میں قیام پاکستان کے بعد ہوئی، کل نو اولاد ہوئیں، پہلی اہلیہ سے تین صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ تاج الابرار تولد ہوئے ان میں دو صاحبزادیاں جودھپور میں انتقال کر گئیں، دوسری اہلیہ سے دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہوئیں تاج الاحرار، تین صاحبزادیاں سراج النساء، معراج النساء، روبینہ شاہین اور سب سے چھوٹے تاج الانصار ہیں۔سب سے بڑے صاحبزادے تاج الابرار پاک بحریہ سے بہ طورِ ڈاکٹر ریٹائرڈ ہیں اور آج کل کراچی میں کلینک کرتے ہیں، تاج الابرار کو قمر جودھپوری نے ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں اس وقت پاک بحریہ میں بھرتی کرایا جب بنگالی عملہ فرار ہو رہا تھا۔تاج الاحرار نجی شعبے میں ملازمت کرتے ہیں جب کہ تاج الانصار لیاقت میڈیکل کالج (اب لیاقت میڈیکل یونی ورسٹی اینڈ ہیلتھ سائنسز LUMHS، جام شورو) سے ریٹائرڈ ہیں۔ابتداء میں ذریعہ معاش والد کے ساتھ رنگائی کا کام تھا قیام پاکستان کے بعد حیدرآباد میں کنفیکشنری کا کام بہ طور ذریعہ معاش اختیار کیا نظم "قمر کنفشیکنری" جس کی ردیف بھی" قمر کنفشیکنری"میں اسی جانب اشارہ ہے تین شعر ملاحظہ کیجیے:

حمدِ بہتر سے بہتر ہے قمر کنفشیکنری
فضل مقبول گھر گھر ہے قمر کنفشیکنری

ترش اور شیریں، صحت مند و لطیف ودیدہ زیب
خوش نما، خوش رنگ، خوش تر ہے قمر کنفشیکنری

ایک عالم کا مُسلّم فیصلہ یہ ہے قمرؔ
سندھ کی سوغاتِ اکبر ہے قمر کنفشیکنری

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلّہ

شاعری میں بجنور کے منشی سید عابد حسین بیدلؔ سے جودھپور میں اصلاح لی، دوستوں کا ایک وسیع حلقہ احباب تھا ان دوستوں میں سیاسی ، سماجی، سرکاری، ادبی شخصیات شامل ہیں ادبی شخصیات میں برگؔ یوسفی، پروفیسر عظیم الکریم عباسی، ظفر اورنگ آبادی، بشیر گذدر اور شگفتہ لاہوتی قابل ذکر ہیں (۳)

۲۲/اگست ۱۹۸۰ء کو سرفراز کالونی میں قمر جودھپوری کی چھٹی برسی منائی گئی برگؔ یوسفی نے برسی کے موقع پر کلام " بہ یاد قمر "قلم بند کیا اور اس نظم کے ابتدائی تین شعر دیکھیے:

چھپ گیا جب سے قمر محفل میں کیا کیا ہو گیا
چاند کے گہنے سے نظروں میں اندھیرا ہو گیا
شاعرِ ملت سماجی کارکن آوازِ حق
دوستوں کی انجمن میں حشر برپا ہو گیا
صاحبِ ایثار اور وہ پیکرِ حسنِ خلوص
خلد میں جا کر وہ دوستوں کی تمنا ہو گیا
نظم برگ یوسفی ۳

حیدرآباد کے معروف مزاحیہ شاعر پروفیسر عظیم الکریم عباسی بھی قریبی دوستوں میں سے تھے قمرؔ جودھپوری نے اپنی رہائش کے قریب مارکیٹ ٹاور پر ایک طرحی مشاعرے کا انعقاد کیا اس مشاعرے میں عظیمؔ نے شعر پڑھا:

اپنی قمرؔ سے دوستی کیا ہو گئی عظیمؔ
اتنی مٹھاس کھائی کہ دنداں بدل گئے

عظیم عباسی کے دانت نہیں تھے اور قمر جودھپوری کا کنفیکشنری کا کارخانہ تھا۔ (۴)

تحریک پاکستان میں کردار

قمرؔ جودھپوری ذہنی طور لڑکپن ہی سے کل ہند مسلم لیگ میں تھے آبائی شہر جودھپور میں مسلم لیگ کے لیے اس وقت تک کام کرتے رہے جب تک انھیں شہر بدر نہیں کر دیا گیا، پہلے جے پور، پھر اودھے پور اور آخر کار سندھ کی جانب جبراً دھکیل دیا گیا ایسا اس لیے کیا گیا کہ وہ تحریکِ پاکستان کے لیے نہایت سرگرم تھے پرجوش تقریریں کرتے اور مسلم لیگیوں کو عسکریت کی جانب مائل کرتے تاکہ بوقت ضرورت اپنا دفاع کر سکیں سندھ میں دھکیلے جانے اور حیدرآباد میں آمد کے بعد یہاں بھی جنوں نے بیٹھنے نہ دیا اور مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلہ

قیام پاکستان کے لیے رائے عامہ ہموار کرتے رہے بلآخر ۱۴اگست ۱۹۴۷ء کو وہ اجتماعی جدوجہد کامیاب ہوئی جس کا قمر جودھ پوری حصہ تھے، قمر جودھپوری مسلم لیگ میں سالار نیشنل گارڈ تھے،وہ ضلعی،ڈویژنل اور صوبائی سطح کے سالار نیشنل گارڈرہے۔[(۵)]

سیاسی کردار

سیاسی زندگی کا آغاز کل ہند مسلم لیگ سے کیا،سیاسی شخصیات کے ساتھ روابط اور تعلقات تھے۔ ۱۴اگست ۱۹۴۷ء کو جب پاکستان کے قیام کا اعلان ہوااس وقت حیدرآباد میں سب سے پہلے پاکستان کا قومی پرچم انھوں نے پکا قلعے پر لہرایااور اس دوران وہاں موجودانگریز کلکٹر اور مقامی انتظامیہ کو حکم دیاکہ وہ سبز ہلالی پرچم کو سلیوٹ کریں انگریز کلکٹر اور مقامی انتظامیہ نے ایساہی کیا۔[۴] حیدرآباد کے قاضی برادران،مغربی پاکستان کے وزیر قانون غلام نبی میمن،سیاسی شخصیت حافظ مبارک علی،خالد بن جعفر وغیرہم کے ساتھ سیاسی کام کرتے رہے۔جنرل ایوب خان کے دور میں مسلم لیگ دھڑوں میں بدلی توقمر جودھپوری بھی سرکاری یعنی کونشن مسلم لیگ میں شامل ہوگئے۔ذوالفقار علی بھٹوسے دوستانہ مراسم تھے۔۱۹۷۳ء کے نفاذآئین کی خوشی میں پاکستان پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔قمر جودھپوری کا مولاناسید ابوالاعلیٰ مودودی کے ناصرف عقیدت مند تھے بلکہ نظریاتی حامی بھی تھے۔ ۱۹۵۳ء کی قادیانی مخالف مہم میں گرفتاری کے بعد جب مولانارہاہونے کے بعد حیدرآباد آئے تومارکیٹ ٹاور پر ایک بڑا جلسہ ہوا۔قمر جودھپوری نے اس موقع پر یہ نظم پڑھی:

نظم بحضورِ علامہ مودودی

فخر ملک و فخر ملت، فخر خاص فخر عام — مردِ مسلم، مردِ مومن، مردِ میدان لاکلام
نیک سیرت، نیک صورت، نیک طینت، نیک نام — محترم مولانامودودی، شریعت کے امام
دیکھ کر سوخوبیاں پر رعب استقلال ہم! — کررہے ہیں جان ودل سے تیرا استقبال ہم
مرحباتو نے کیا دریائے آتش کو عبور — سربسر تجھ پر ہوئی یہ رحمتِ ربِ غفور!
غیر فطری موت خود بھاگی ہے تجھ سے دور دور — بارک اللہ،ماشاءاللہ،حبّذا، تیرا ظہور!
تیری ہستی کی بدولت شیر دیں محبوبِ عام — جلد ہی دیکھیں گے پاکستان میں اسلامی نظام
جاں نثارِ قوم تو جانباز وہ جانباز ہے — امتِ محبوبِ رب کو جس پہ فخر وناز ہے
تیرے ہر تارِ نفس میں قومی سوزوساز ہے — تیری ہر آواز بیشک قوم کی آواز ہے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36
ماخذ تحقیقی مجلّہ

نعرۂ دستورِ اسلامی ترا مقبول ہے — اہمیت اس کی بحمد اللہ بڑی معقول ہے
خود کو جانباز و دلاور یوں تو کہتے ہیں سبھی — کھیل جائے وقت پر معلوم ہوتا ہے تبھی
بس وہ ہے تحقیق جس کو کر دیا اس نے رقم — حق چھپانا یہ سراسر حق پہ ظلم و ستم
نعرۂ حق ہے اسے حاصل ہے تائید عوام — چاہتی ہے ملت اسلام، اسلامی نظام

بعد ازاں یہ نظم ہفت روزہ ایشیا، لاہور میں بھی شائع ہوئی۔ ۱۹۵۶ء میں چینی وزیر اعظم چو این لائی نے پاکستان کا دورہ کیا اِس دورے میں جب وہ حیدرآباد تشریف لائے تو ضلعی انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق اے ون چوک ہیر آباد میں اِن کا استقبال کرنے والوں میں آپ شامل تھے۔[۶] علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی سے تعلقات تھے اور ان کی بات کو اس قدر اہمیت دیتے تھے کہ جب ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں صوبائی اسمبلی کے امیدوار کی حیثیت سے کھڑے ہوئے لیکن علامہ شاہ احمد نورانی کی درخواست پر اُن کے امیدوار عثمان کینیڈی کے حق میں دستبردار ہو گئے۔[۷]

سماجی کردار

ایک سیاسی کارکن سماجی حیثیت بھی رکھتا ہے مشاہدے میں ہے کہ ایک سماجی خدمت کا جذبہ رکھنے والا سیاسی میدان میں بھی اترتا ہے اس لحاظ سے ان کی سماجی حیثیت سیاسی عمر سے زیادہ تو ہو سکتی ہے کم ہرگز نہیں۔ ان کا سماجی کام اس وقت عروج پر تھا جب قیام پاکستان کا اعلان ہوا۔ قیامِ پاکستان کے ساتھ ہی مہاجرین کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا، مہاجرین کی حالت نہایت ابتر تھی، قافلے جوق در جوق لٹے پٹے چلے آتے تھے اور وسائل اس قدر محدود تھے کہ چادر اوڑھے تو سر ننگا اور سر ڈھکیں تو پاؤں ننگے ہوتے۔ بہ قول عبدالوحید قریشی:

> "۱۹۴۷ء میں جب مہاجرین کی آمد شروع ہوئی تو ماموں [قمر جود ھپوری] سیٹھ کمال الدین[۸] اور قاضی محمد اکبر[۹] کے ساتھ لٹے پٹے مہاجرین کو [حیدرآباد] ریلوے اسٹیشن پر انتظار کرتے۔ ہر خاندان کو کیمپ میں ٹھہراتے اور کم از کم تین دن کے لیے کھانے پینے کے لیے سامان دیتے اور جو ہندو اپنے مکانات چھوڑ کر ہندوستان چلے گئے تھے اُن مکانات کو مہاجرین کے لیے تالے توڑ کر آباد کرا دیتے تھے۔ مہاجرین کی آبادکاری کے لیے حکومت نے ایک وزارت مہاجرین قائم کی تھی۔ امیر اعظم وزیر آبادکاری برائے مہاجرین تھے۔ غالباً ۵۰ء میں وزیر مہاجرین جب حیدرآباد آئے تو ماموں نے ان کے لیے ایک جلسہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36

رکھا اور انھیں جلسے میں مدعو کیا۔ امیر اعظم کے جلسے کا پورے شہر میں اعلان میں نے ہی کیا تھا۔''(۱۰)

ایوب خان کے دور میں دو دفعہ بی ڈی ممبر رہے بی ڈی ممبر کی حیثیت سے خدمت خلق کے کام کیے ،خدمت خلق کے اسی جذبے کے تحت ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں بھی امیدوار رہے۔(۱۱)

مکاتیب بہ نام قمرؔ اور مکاتیب قمرؔ بہ نام مشاہیر

قمر جودھپوری کی ایک سیاسی، سماجی اور ادبی شخصیت تھے اس ناتے ان کے روابط و تعلقات وسیع تر تھے جس کا اظہار ان کے نام مشاہیر کے خطوط سے ہوتا ہے انھوں نے مشاہیر کے نام جو مکاتیب وقتاً فوقتاً اِرسال کرتے تھے جواب میں انھیں باقاعدہ مکاتیب موصول ہوتے تھے جس میں سے بیشتر مکاتیب زمانہ برد ہو چکے ہیں چند ہی محفوظ رہ سکے ہیں جن شخصیات کے نام مکاتیب اِرسال کیے گئے اور موصول ہوئے ان میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل جنرل محمد ایوب خان، کمانڈر انچیف پاک آرمی جنرل موسیٰ خان ، کشمیری رہ نما سردار عبدالقیوم وغیرہم شامل ہیں۔(۱۲)

بحیثیت شاعر

قمر جودھپوری نے ایک بھرپور زندگی گزاری ہے ان کی شخصیت کے متعدد پہلو ہیں شخصیت کے مجموعی تاثر میں شاعرانہ پہلو نظروں سے اوجھل رہا ہے اس کی ایک وجہ مجموعۂ کلام کی عدم اشاعت ہے دوسری وجہ ہنگامی اور سیاسی شاعری ہے قمر جودھپوری اردو، عربی، فارسی، سندھی کے شناور اور وسیع المطالعہ تھے بہ طورِ شاعر غزلیات، نظمیں اور قطعات لکھے ہیں۔

بحیثیت غزل گو

نوادرات میں سے ریاض قمر کے نام سے ایک طرحی غزل بھی ملی ہے شاید ریاض قمر ابتدائی قلمی نام تھا غزل ردیف ''کہاں'' میں ہے ملاحظہ کیجیے:

ہوتا ہے ختم سلسلۂ داستاں کہاں	رکتی ہے جا کے دیکھیے عمر رواں کہاں
میرا خیال ساغرِ ترکِ آرزو	ڈھونڈا ہے دل نے درد کا درماں کہاں کہاں
دنیا اسیر حلقۂ دامِ ہوس ہوئی	اہل وفا بسائیں گے اب بستیاں کہاں
وارفتگی شوق کا انجام دیکھیے	اب ہم کہاں پڑے ہیں وہ کوئے بتاں کہاں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلہ

داغِ فراق خونِ وفا شامِ زندگی !! یہ میرا تذکرہ ہے تیری داستاں کہاں
ہم ہنس رہے ہیں دوست یہ معراجِ درد ہے ورنہ شبِ فراق میں آرامِ جاں کہاں
یادوں کے پھول ہیں نہ خیالوں کی چاندنی اجڑا ہوا دیار ہے دل گلستاں کہاں
ملتے بھی ہیں تو ملتے ہیں اک بے رخی کے ساتھ یاروں میں اب وہ پہلی سی ہمدردیاں کہاں
تھا جن سے زندگی میں نہایت کیفِ زندگی وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں
اک جان شاعری کے تصور سے تھیں قمرؔ اب وہ خیال و فکر کی رعنائیاں کہاں(۱۳)

بحیثیت نظم نگار

قمر جودھپوری کا شاعری میں غالب رجحان نظم گوئی کی جانب نظر آتا ہے ان کی بیشتر نظمیں قومی و ملی موضوعات اور قومی شخصیات پر ہیں صرف ان نظموں کے عنوانات ہی سے اِن کے رجحان کا بہ خوبی اندازہ ہوتا ہے نظموں میں "ملک وملت کی تو ہے روح رفاقتِ اردو"، "جامعۂ سندھ اور تعلیمی بورڈ سے 'چیخ وفغاں اردو زباں اردو زباں''، "خدا کی رحمت خدا کا احساں (جنرل ایوب خان کی صدارتی انتخاب میں کامیابی پر بہ طور گل ہائے تہنیت)" ، "پیام" (یہ نظم حیدرآباد کے تاریخی مشاعرے میں پڑھی گئی تھی جو روزنامہ آفتاب کے استقلال نمبر میں شائع ہوئی)، "نذرِ جلال بایار صدر مملکتِ ترکیہ" (اخبار/رسالے کی کٹنگ میں صرف ۱۸ فروری درج ہے۔)، "صدرِ جمہوریہ ترکی بیار جلال کی آمد پر (۱۹فروری سال ندارد)،" فولادی مکہ " ، " بحضور علامہ مودودی "، "غم جاناں "، "برق وباراں "، "گل ہائے عقیدت "، "گل ہائے خلوص " (دونوں نظمیں ایوب خان کے لیے)، "آہ سردار نشتر" ، "اٹھ اور کام کر" (عیدالاضحی نمبرماہ نامہ طوفان۔۔۔ ۲۳ستمبر ۱۹۵۰ء)، "عجیب انداز"، "بحضور شہید ملت "، "جداگانہ انتخاب" (روزنامہ پاسبان حیدرآباد ۱۱نومبر ۱۹۵۷ء)، "مجاہد کی للکار"، "تمنائے جہاد" (روزنامہ آفتاب جولائی ۱۹۵۷ء)، "بنام امریکی صدر جانسن"، " کامرانی پھول کی " (پھول ایوب خان کا انتخابی نشان تھا یہ نظم ۲ جنوری ۱۹۶۵ء کو انتخاب والے روز شائع کی گئی)، ۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں پاک فوج، حر مجاہدین کی جرأت و شجاعت پر نظم "پاک فوج" اور "حر مجاہدین"، "پاک فضائیہ کے اکلوتے نشان حیدر کے حامل پائلٹ پر نظم "راشد منہاس شہید" اور منقبت "بحضور خواجہ غریب نواز اجمیری شامل ہے۔ روزنامہ آفتاب کے استقلال نمبر میں نظم "پیام" شائع ہوئی ملاحظہ کیجیے:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36

ماخذ تحقیقی مجلّہ

پیام

افسوس وہ چمن وہ گلستاں بدل گئے — افسوس وہ جہان و جہاں باں بدل گئے
افسوس وہ عروج کے ساماں بدل گئے — افسوس وہ عزائم و ایماں بدل گئے
افسوس حیف ہائے مسلماں بدل گئے

اک وہ تھے جن کے سامنے جھکتا تھا آفتاب — اک ہم ہیں جھک رہے ہیں در غیر پر جناب
اک وہ تھے جو کہ لائے تھے جہاں بھر میں انقلاب — اک ہم ہیں جن میں جنبش لب کی نہیں ہے تاب
اک وہ تھے جو کہ گردشِ دوراں بدل گئے

ہر گام دے رہا ہے کوئی غیب سے پیام — ہر گام ہوشیار خبر دار خاص و عام
ہر گام آج خیر کے پھیلے ہوئے ہیں دام — ہر احتیاط بہر گام اہتمام
ہاں، دیکھنا اغیار کے ایماں بدل گئے

پھر ان کو اپنی یاد سراسر فریب ہے — پھر ان کا اجتہاد سراسر فریب ہے
پھر ان کا اتحاد سراسر فریب ہے — پھر ان پر اعتماد سراسر فریب ہے
کھا کر قسم اٹھا کے جو قرآن بدل گئے

میں کیا سناؤں آہ، مرے دل کی داستاں — میں اے قمرؔ نجانے بھٹکتا رہا کہاں
میں نے جہاں کو دیکھا عجب رنگ میں نہاں — میں سوچتا ہوں یہ کہیں ٹوٹے نہ آسماں
کیسے برے اس دور کے انساں بدل گئے [۱۴]

ایوب خان کے لیے ایک نظم گل ہائے عقیدت کے عنوان سے لکھی تھی جو روزنامہ عبرت حیدرآباد میں شائع ہوئی اس پر صدر ایوب کی جانب سے نقد انعام ملا۔[۱۵]

بحیثیت طنز و مزاح نگار

قمر جودھپوری بنیادی طور پر ایک سنجیدہ شاعر ہیں سنجیدہ شاعری کے علاوہ طنز و مزاح پر بھی لکھا ہے اگرچہ دستیاب مواد کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ اس سمت میں کم لکھا ہے لیکن جس قدر لکھا ہے حیدرآباد کی حد تک طنز و مزاح کی ایک اہم کڑی ہیں شاعر طنز و مزاح پروفیسر عظیم الکریم عباسی حلقہ یاراں میں شامل تھے یعنی دوستانہ ہم مزاجی کی دلیل ہے طنز و مزاح میں ''تحفہ طنز و مزاح''، ''دھوکا'' اور ''قمر کنفیکشنری'' قابل ذکر ہیں ملاحظہ کیجیے:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36
ماخذ تحقیقی مجلہ

تحفہ طنز و مزاح

نہ مہ پارہ، نہ انجم ہے، نہ گندم ہے، نہ شلجم ہے — اگر وہ ہے تو بس یہ ہے کہ ٹیاں ٹوں ٹیں کی ٹم ٹم ہے
جنون و خبط کی دنیا میں وہ مجنونِ بے لیلیٰ — عظیم الشان اُلّو ہے نہایت درجہ بودم ہے
وہ اسمگلنگ کا دیوانہ وہ شمع زر کا پروانہ — وہ بیشک بے شبہ بے نوریوں کا ففتھ کالم ہو
کسی کا پالتو بھوں بھوں نہیں اس کے سوا کچھ بھی — سیاسی نیم مردہ بے بسوں کے منہ کا بلغم ہے
سیاسی تاش بازوں کے تخیل میں بھی وہ جوکر — نہ نیلا ہے نہ ویلا ہے نہ گُلّو ہے نہ بیگم
سیاسی جاں بلب بیمار کے بلیم کا کیڑا بھی — سمجھتا ہے کہ دنیائے سیاست میری ہمدم ہے
کسی چرخے کسی گرگے بجر بٹو سے یہ کہدو — ترے کردار پہ ہر چار سو ماتم ہی ماتم ہے
جلالی یا جمالی ہے ہلالی یا بلالی ہے — وصالی کہ وصلی ہے غرض ڈھم ڈھم ڈھماڈھم ہے
مہر کے سامنے انجم کی تابانی ارے توبہ — وہ کیوں سورج سے ٹکرائے بھلا تارے میں کیا دم ہے

قمرؔ رمز سیاست کو جواب تک بھی نہیں سمجھا!

----------حذف---------------(۱۶)

بحیثیت قطعہ نگار

قمر جودھپوری قطعہ نگار بھی تھے ان کے قطعات مختلف اخبارات ورسائل شائع ہوتے رہیں ان اخبارات ورسائل میں روزنامہ عبرت حیدرآباد سندھ، روزنامہ آفتاب حیدرآباد سندھ ،روزنامہ پاسبان حیدرآباد سندھ، ہفت روزہ ایشیالاہوراور ماہ نامہ طوفان شامل ہیں۔ بیشتر قطعات روزنامہ آفتاب حیدرآباد سندھ میں شائع ہوئے ہوئے ہیں ان میں چند قطعات کے عنوانات ''نعرۂ تکبیر''، ''ہائے مقدر''، ''بے لاگ''، ''بیداری ۲۰ اکتوبر۱۹۵۸ء، ''انتخاب''، ''دورِ دل شکن''، ''فریبِ جہاں''، ''نکتہ وراں''، ''دورِ پرُخطر''، ''گمبر کا حادثہ (شاید قمبر)''، ''ایٹم بم، ''تصنع بھوَن''، ''سہروردی الوداع''، ''تدبر''، ''بزمِ عالمگیر ۲۷ ستمبر ۱۹۵۰ء''، ''ہے کامرانی پھول کی'' (پھول ایوب خان کا انتخابی نشان تھا یہ نظم ۲ جنوری ۱۹۶۵ء کو انتخاب والے روز شائع کی گئی)، ''آوازوطن''، ''مبارک باد مسلم لیگ''، ''قائداعظم'' وغیرہم ہیں۔ایک قطعہ ''بزمِ عالمگیر'' ملاحظہ کیجیے کہ جس میں اقوام متحدہ سے اظہار مایوسی کیا گیا ہے:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36

آج کل اہل نظر کی ہے نظر کشمیر پر
دستِ جانبازِ وطن ہے قبضۂ شمشیر پر
وہ اٹھا مردِ مجاہد وہ چلا بہرِ جہاد
اب نہیں کوئی بھروسہ بزمِ عالمگیر پر (۱۷)

قمر جودھپوری مشاعروں میں شرکت کرتے تھے اور خود بھی مشاعرے منعقد کرتے تھے لیکن اپنی دیگر مصروفیات کے سبب کم ہی مشاعروں میں شرکت کی ہے شاید یہی سبب تھا کہ ان کا کوئی مجموعہ کلام سامنے نہیں آسکا، بہت سا غیر مطبوعہ زمانہ برد ہو چکا ہے، کچھ صاحبزادے اور بھانجے کے پاس محفوظ ہے۔ ان کے کلام کے آئینے میں سیاسی، سماجی، علمی، ادبی تاریخ بالخصوص حیدرآباد سندھ کا قیام پاکستان سے قبل اور بعد کا منظر نامہ دیکھا جاسکتا ہے۔ تحریکِ پاکستان کے اس حیدرآبادی شاعر نے ۲۲ اگست ۱۹۷۴ء کو جمعرات کی صبح ۸ بجے سول اسپتال میں حیدرآباد میں داعی اجل کو لبیک کہا، سرفراز کالونی حیدرآباد میں رہائش گاہ سے جنازہ اٹھایا گیا اور قریب ہی واقع حیات شاہ قبرستان کے پرانے احاطے میں تدفین کی گئی۔

حوالہ جات

۱۔ "بہار سخن" شرف الدین یکتا جودھپوری، حیدرآباد سندھ، ۱۹۶۳ء۔
۲۔ یادگاری مجلہ "کل پاکستان گولڈن جوبلی مشاعرہ" دیالداس کلب، حیدرآباد سندھ، ۱۲ جولائی ۱۹۹۷ء۔
۳۔ انٹرویو: تاج الاحرار (بیٹا) اور عبدالوحید قریشی (بھانجا)

عبدالوحید قریشی: قمر جودھپوری کے بھانجے ہیں قمر جودھپوری اپریل ۱۹۴۰ء کو حیدرآباد آئے جب کہ اگلے سال ۱۹۴۱ء میں بہن اور بہنوئی بھی چلے آئے قمر جودھپوری کے ساتھ یہاں کوئی اولاد نہیں تھی بھانجے عبدالوحید قریشی کو اولاد کی طرح پالا اور تقریبات میں ساتھ رکھتے تھے اسی تربیت کے نتیجے میں بھانجا بھی اپنے ماموں کی نقل ٹھہرا، سیاسی اور سماجی میدان میں آگے آگے اور ایک دفعہ ایم پی اے رہے ماموں سے شعر و ادب وراثت میں ملا اور اقلیمِ سخن میں قدم رکھا اور مشقِ سخن بھی کی لیکن گوناگوں مصروفیات کے سبب مستقل اِس جانب نہیں آسکے البتہ علامہ اقبال سمیت متعدد شعرا کا اردو اور فارسی کلام ازبر ہے جسے موقع محل کی مناسبت سے پیش کرتے ہیں۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-36

۳۔مدیر" المصطفیٰ "حیدرآباد برگِ یوسفی حیدرآباد سندھ میں قیام پاکستان کے بعد کے نمایاں شعرامیں سے ہیں یہ نظم برگ یوسفی کے لیٹرہیڈ پر ان کے اپنے ہاتھ سے تحریر ہے اور صاحبزادے تاج الاحرار کے پاس اصل تحریر موجود ہے جس پر تاریخ ۲۲اگست ۱۹۸۰ء درج ہے۔

۴۔راوی عبدالوحید قریشی، تاج الاحرار۔

۵۔تحریک پاکستان کے کارکن عبدالغفار قمر جودھپوری، روزنامہ قومی اخبار کراچی، ۱۹اگست ۲۰۱۱ء۔

۷۔تاج الاحرار۔

۸۔سیٹھ کمال االدین: (۱۹۷۸-۱۹۰۹ء) خان بہادر محمد صدیق میمن، سابق وزیر قانون مغربی پاکستان غلام نبی میمن کے رشتے دار، حیدرآباد کے سماجی کارکن، کونسلر، نور محمد ہائی اسکول حیدرآباد کے بانیان میں شامل شخصیت ہیں۔

۹۔قاضی محمد اکبر: ۱۹۱۰ء کو سیہون، دادو، سندھ میں پیدا ئے، ان کے والد قاضی عبدالقیوم سندھ کے مشہور سیاست دان تھے۔تحریک پاکستان کے کارکن، سالار مسلم لیگ نیشنل گارڈ سندھ، سیاست دان ،سفارت کار، رکن سندھ اسمبلی، صوبائی وزیر، ایڈیٹر ہفت روزہ" سندھ آبزرور"، روزنامہ "سندھ نیوز"حیدرآباد اور پرتگال میں پاکستان کے سفیر تعینات رہے۔ ۱۳فروری ۱۹۷۰ء کو انتقال ہوا۔بہ حوالہ: ص ۸۲۷۔ انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا۔از سید قاسم محمود۔۲۰۰۱ء۔ص ۷۰۶، وفیاتِ نامورانِ پاکستان از ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۰۶ء۔

۱۰۔عبدالوحید قریشی۔

۱۱۔تحریک پاکستان کے کارکن عبدالغفار قمر جودھپوری، روزنامہ قومی اخبار کراچی، ۱۹اگست ۲۰۱۱ء۔

۱۲۔مکتوب ایوب خان بنام قمر جودھپوری ۱۱جنوری ۱۹۶۴ء۔

۱۳۔نوادرات قمر بذریعہ عبدالوحید قریشی۔

۱۴۔"استقلال نمبر"روزنامہ آفتاب حیدرآباد، ۱۵/اگست ۱۹۵۵ء۔

۱۵۔روزنامہ عبرت حیدرآباد، ۳۰/اپریل ۱۹۶۳ء۔

۱۶۔نوادرات قمر جودھپوری۔

۱۷۔روزنامہ آفتاب حیدرآباد ۲۷ستمبر ۱۹۵۰ء